بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ ۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۱۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۹ شہادت ۱۳۴۶ ہش ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ ۹ اپریل ۱۹۶۷ء | نمبر ۷۵

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۴۸ ویں مجلس مشاورت شروع ہو گئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختصر دعائیہ خطاب اور پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا

ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر غور و فکر کے لئے متعدد سب کمیٹیوں کا تقرر

ربوہ ۸ اپریل — کل مورخہ ۷ اپریل ۱۹۶۷ء بروز جمعۃ المبارک ۴ بجے سہ پہر "ایوانِ محمود" (ہال خدام الاحمدیہ مرکزیہ) میں جماعت احمدیہ پاکستان کی ۴۸ ویں اور خلافت ثالثہ کے نئے مبارک دَور کی دوسری مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ شروع ہو گئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۴ بجے سہ پہر "ایوان محمود" میں تشریف لا کر مختصر دعائیہ خطاب اور پُرسوز اجتماعی دعا سے مشاورت کا افتتاح فرمایا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایوان محمود (جو ابھی بعض لحاظ سے زیر تکمیل ہے) کی تعمیر کے بعد امسال پہلی بار مجلس مشاورت کا اجلاس اس نہایت وسیع و عریض ہال میں منعقد ہوا ہے۔ قبل ازیں سالہا سال سے مشاورت تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں منعقد ہوتی چلی آ رہی تھی۔

افتتاحی اجلاس میں جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت سوا چار بجے سہ پہر سے چھ بجے شام تک جاری رہا۔ ایجنڈے پر غور و فکر کے لئے چار سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ نیز حضور نے وقف عارضی اور نمائندگی مشاورت سے متعلق امور کے بارہ میں غور و فکر کے لئے ایک خاص سب کمیٹی بھی نمائندگان کے مشورہ سے مقرر فرمائی۔

چار بجے سہ پہر تک نمائندگان کے ہال میں مقررہ نشستوں پر بیٹھنے کے بعد جب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے تو جملہ نمائندگان نے احتراماً کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد سوا چار بجے شوریٰ کے افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے کی۔ بعدہٗ حضور نے نمائندگان سے مختصر دعائیہ خطاب فرمانے کے بعد ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی، اور اس طرح جماعت احمدیہ کی ۴۸ ویں مجلس مشاورت کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا۔ اس اجلاس کے لئے حضور نے محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور کو اسٹیج پر آ کر اجلاس کی بقیہ کارروائی جاری رکھنے میں ہاتھ بٹانے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ محترم شیخ صاحب موصوف کو اس اجلاس میں حضور کے ساتھ اسٹیج میں بیٹھ کر حضور کی زیر ہدایت کارروائی کو جلدی رکھنے کا شرف حاصل ہوا۔

حضور کی زیر ہدایت سب سے پہلے دس ممبران کی ایک خاص سب کمیٹی کا تقرر عمل میں آیا۔ جس کے سپرد حضور نے یہ کام فرمایا کہ وہ وقف عارضی کی طرف سے کئے جانے والے کام کی رپورٹ پر غور کرے۔ نیز اس بارہ میں بھی اپنی تجویز پیش کرے کہ شوریٰ میں کل تعداد نمائندگان کیا ہونی چاہیئے اور نمائندگی کا معیار متعین کرنے کے بارہ میں بھی مشورہ دے۔ حضور نے مکرم خواجہ سرفراز صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ کو اس کمیٹی کا صدر اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کو اس کا سیکرٹری مقرر فرمایا۔

بعدہٗ ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے حضور نے نمائندگان کے مشورہ سے حسب ذیل سب کمیٹیوں کی تشکیل منظور فرمائی۔ اور ان کے صدر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان مقرر فرمائے۔

(۱) سب کمیٹی نظارت بیت المال۔ تعداد اراکین :۔ چالیس ۴۰۔ صدر :۔ محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور۔ سیکرٹری :۔ مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ)

(۲) سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید تعداد اراکین :۔ چالیس ۴۰۔ صدر :۔ مکرم راجہ محمد خان صاحب بہاولنگر۔ سیکرٹری :۔ مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید

(۳) سب کمیٹی اصلاح و ارشاد۔ تعداد اراکین ۲۵ صدر :۔ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب۔ سیکرٹری مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ

(۴) سب کمیٹی نظارت تعلیم۔ تعداد اراکین ۲۵ صدر :۔ محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل۔ سیکرٹری :۔ ملک حبیب الرحمٰن صاحب

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد افتتاحی اجلاس ۶ بجے اختتام پذیر ہوا۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل بلڈ پریشر معمول سے زیادہ ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے کل کچھ چکروں کی تکلیف رہی۔ اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

کل یہاں حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے تعمیر خانہ کعبہ کی ۲۳ اغراض پر روشنی ڈالی۔ مجلس مشاورت کے پیش نظر حضور نے نماز جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع کر کے پڑھائی۔

مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ گزشتہ ایک ہفتہ سے شدید بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

ایک نہایت ضروری احتیاط

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

اِس وقت پاکستان کے بعض علاقوں میں بعض وبائی متعدی بیماریاں پھیلی ہوئی ہیں جیسے Cerebro Spinal Fever اور چیچک وغیرہ جس سے خطرہ ہے کہ اگر اس علاقہ کے لوگ دوسرے علاقوں میں جائیں تو یہ بیماریاں اس علاقہ میں بھی پھیل جائیں۔ اس لئے احباب کو اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان حالات میں بغیر اشد ضرورت کے اپنے علاقہ سے باہر نہ جائیں۔

نیز اگر کسی دوست کو گلے یا ناک میں کوئی تکلیف ہو تو ان کو یہ احتیاط بھی کرنی چاہیئے کہ وہ جب کسی اور دوست سے مخاطب ہوں تو ایسی کیفیت نہ ہو کہ ان کے سانس کی ہوا دوسرے دوست تک پہنچے۔ جس سے ان کی یہ تکلیف دوسرے کو بیمار کرنے کا موجب بن جائے نیز اس صورت میں کسی سے مصافحہ سے بھی اجتناب مناسب ہے۔ اسی طرح اگر وہ اس صورت میں اپنے منہ پر کپڑا رکھیں تو زیادہ بہتر ہے۔ تاکہ ایک دوسرے کا سانس اندر نہ جائے اور بیماری کو پھیلانے کا موجب نہ بنے۔ نمائندگان شوریٰ بھی ان احتیاطوں کو مدنظر رکھیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

خطبہ جمعہ

رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنا ضروری ہے

احمدی مستورات کو اُمہات المؤمنینؓ کے نمونے پر چلتے ہوئے بے نظیر قربانیاں پیش کرنی چاہئیں

تربیتِ اولاد کی ذمہ داری کو خاص طور پر محبتؔ و اخلاص کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۰ مارچ ۱۹۶۷ء

مرتبہ :۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی

یا یھا النبی قل لازواجك ان کنتن تردن الحیٰوۃ الدنیا
وزینتھا فتعالین امتعکن و اسرحکن سراحاً جمیلا
وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الاٰخرۃ
فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجراً عظیماً ۰
یا نساء النبی من یأت منکن بفاحشۃ مبینۃ یضعف
لھا العذاب ضعفین وکان ذٰلك علی اللہ یسیرا ۰ ومن
یقنت منکن للہ و رسولہ و تعمل صالحاً نؤتھا
اجرھا مرتین واعتدنا لھا رزقاً کریماً۔

پھر فرمایا:۔

میرا آج کا خطبہ گذشتہ خطبہ کے تسلسل میں ہی ہے۔ پہلی مخاطب تو میری بہنیں ہیں لیکن میرے بھائیوں کے لئے بھی ان آیات کے مضمون میں بڑے سبق ہیں اور وہ سبق انہیں حاصل کرنے چاہئیں۔ تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے زیادہ سے زیادہ وارث بنتے چلے جائیں۔

جن آیات کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے وہ سورۃ احزاب کی ہیں۔ ان میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ "اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ کہ اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دنیوی سامان دے دیتا ہوں اور تمہارے حقوق ادا کر کے تم کو نیک طریق سے رخصت کر دیتا ہوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور اخروی زندگی کے گھر کو چاہتی ہو تو اللہ تعالےٰ نے تم میں سے پوری طرح اسلام پر قائم رہنے والیوں کے لئے

بہت بڑا انعام

تیار کیا ہے۔ اے نبی کی بیویو! اگر تم میں سے کوئی اعلیٰ ایمان کے خلاف بات کرے تو اس کا عذاب دگنا کیا جائے گا۔ اور یہ بات اللہ پر آسان ہے اور تم میں سے جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور اس فرمانبرداری کی شان کے مطابق عمل بھی کرے گی۔ تو ہم اسے انعام بھی دگنا دینگے اور ہم نے ہر ایسی بیوی کے لئے معزز رزق تیار کیا ہوا ہے

سورۃ احزاب کے شروع میں

اللہ تعالےٰ نے یہ اعلان فرمایا تھا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔ فرمایا ازواجہ امھاتھم اور آگے جا کر اسی سورۃ میں اللہ تعالےٰ نے امتِ محمدیہ کو اس طرف بھی متوجہ کیا تھا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تمام امت کے لئے اور ہر زمانہ کے مسلمانوں کے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔ تم اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل ہی نہیں کر سکتے۔ اس کی محبت اور پیار کو پا ہی نہیں سکتے۔ جب تک کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار کر کے، آپ کو اپنے لئے بطور نیک نمونہ سمجھتے اور یقین کرتے ہوئے آپ کے نمونہ کے مطابق اپنی زندگیاں نہیں ڈھالو گے۔ جیسا کہ فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاٰخر۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو امت محمدیہ کے لئے اسوہ حسنہ قرار دینے کے بعد اور آپ کی ازواج مطہرات کو مومنوں کی مائیں قرار دینے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا تھا۔ کہ یہ بیویاں جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ہیں نکاح کے وقت ان کے ساتھ کوئی ایسا سمجھوتہ نہیں تھا کہ وہ امت محمدیہ کے لئے اسوہ حسنہ بنیں گی اور اس بھاری ذمہ داری کو اٹھائینگی۔ جیسا کہ مومنوں کی مائیں۔ بہر حال مومنوں کے لئے اسوۂ حسنہ اور تربیت کا ایک مرکزی نقطہ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد) بنتی ہیں اور کوئی کہہ سکتا تھا کہ ان کو جبراً اس مقام پر لا کھڑا کیا اور ان کو یہ حکم دیا کہ تمہیں ضرور تنگی ترشی کو اختیار کر کے اور ہر قسم کی قربانی دیکر اور اس دنیا سے منہ موڑ کر اپنے نفس پر فنا طاری کر کے امت کے لئے ایک اسوہ بننا پڑے گا۔ ورنہ ہم تمہیں سزا دیں گے۔ چونکہ مذہب میں خصوصاً

مذہب اسلام میں جبر جائز نہیں

ان کے لئے کوئی راہ نکالنی ضروری تھی اور اگرچہ جیسا کہ عملاً دیکھنے میں آیا ہے یہ مائیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے امہات المومنین قرار دیا ہے (سورۃ احزاب میں) اس قدر تربیت یافتہ تھیں کہ جو اختیار ان کو ان آیات میں

دیا گیا۔ اس کے بعد ان کے فیصلے نے یہ بتا دیا کہ واقعی وہ امّہات المومنین بننے کی اہل تھیں۔ لیکن بہرحال دنیا کو بھی یہ بتانا تھا کہ جبر سے کام نہیں لیا گیا بلکہ اپنی مرضی سے انہوں نے اس اہم اور مشکل ذمّہ داری کو اپنے کندھوں پر اُٹھایا تھا۔

ان آیتوں کو اختیار دینے کی آیات بھی کہا جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے جب انکو امّہات المومنین اور امّتِ محمدیہ کی مسلمان عورتوں کے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا تو ان کے سامنے آنحضرت صلعم نے ان آیات کی روشنی میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور وحی آپؐ پر نازل ہوئیں یہ بات پیش کی جس کا ذکر ان آیات میں ہے۔

ان آیات کے نزول کے بعد سب سے پہلے آپؐ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے اور آپؐ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ اے عائشہ! مَیں تم سے ایک اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن قبل اس کے کہ مَیں وہ بات تمہارے ساتھ کروں تمہیں یہ تاکید کرنا چاہتا ہوں کہ جواب دینے اور فیصلہ کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لینا بلکہ خوب سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا۔ اور جواب دینا۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ تم اپنے والدین سے بھی اس کے متعلق

مشورہ کر لو

اور پھر مجھے جواب دو۔

اس تمہید کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ آیات نازل کی ہیں اور ان کو یہ آیات پڑھ کر سُنا دیں اور مشورہ دیا کہ تم والدین سے مشورہ کر کے اور خوب سوچ سمجھ کر مجھے بتاؤ کہ تمہیں حیاتِ دُنیا اور اس کی زینت چاہیئے یا تمہیں خدا اور اس کا رسول چاہیئے۔ جیسا کہ مَیں نے ابھی بتایا ہے امّہات المومنین بڑی ہی تربیت یافتہ تھیں۔ انہوں نے کہا یا رسولؐ اللہ! اس معاملہ میں اپنے ماں باپ سے مشورہ کروں گی؟ مجھے خدا اور اس کا رسول چاہیئے دُنیا اور اس کی زینت نہیں چاہیئے۔ اس کے بعد آپ اپنی دوسری بیویوں کے پاس گئے اور ان میں سے ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ

ہمیں خدا اور اس کا رسول چاہیئے

دنیا اور اس کی زینت نہیں چاہیئے۔ مؤرخین اور مفسّرین کہتے ہیں کہ اس وقت نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں زندہ موجود تھیں۔ جن کو یہ اختیار دیا گیا تھا۔ جن میں سے پانچ تو قریش مکّہ کے مختلف خاندانوں سے تعلق رکھتی تھیں اور چار مختلف قبائل اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والی تھیں۔ اور ساری کی ساری ایسی تھیں کہ جو اس قدر تربیت یافتہ تھیں کہ ایک سیکنڈ کے لئے انہیں سوچنا نہیں پڑا فیصلہ ان کے دماغوں میں گویا پہلے ہی حاضر تھا۔ انہوں نے کہا سوچنا کیسا؟ اور مشورہ لینا کیسا؟ ہمیں خدا اور اس کا رسول محبوب اور پیارے ہیں۔ ہم اس ذمّہ داری کو نباہنے کے لئے تیار ہیں کہ امّتِ محمدیہ کے لئے ہم بطور اسوۂ حسنہ اپنی زندگیاں گزاریں۔ تو جس چیز کا اُن کو ان آیات میں اختیار دیا گیا تھا۔ وہ یہ نہیں تھا کہ چاہو تو طلاق لے لو چاہو تو تم بیویاں بن کے رہو۔ میرے نزدیک اس اختیار کے یہ معنی بھی نہیں تھے کہ چاہو تو دنیا لے لو اور چاہو تو خدا کے راستہ میں فقر کو اختیار کرو بلکہ ان کو اختیار اس بات کا دیا گیا تھا کہ چاہو تو ان ذمّہ داریوں کو اپنے کندھوں پر قبول کرو جو امّتِ مسلمہ کے لئے اور امّتِ مسلمہ کی مستورات کیلئے اسوۂ حسنہ بننے پر تمہارے کندھوں پر پڑنے والی ہیں اور چاہو تو ایک عام مسلمان عورت کی طرح اپنی زندگیوں کو گزارو اور ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا تھا کہ یہ یاد رکھنا کہ اگر تم نے یہ عہد کرنے کے بعد وعدہ خلافی کی اور نقضِ عہد کے فاحشہ مبیّنہ میں تم پڑ گئیں اور مبتلا ہو گئیں اور اپنے وعدے کو نہ نباہا تو پھر دوسری عورتوں کو ان معاصی پر جس قسم کی سزا مل سکتی ہے اس سے

دو چند سزا

تمہیں بھگتنی پڑے گی۔ اور اگر تم نے اس عہد کو نباہا تو تمہارا اجر بھی دوسری عورتوں سے دگنا ہو گا۔

یہ جو "اجر" ہے یہ حدود کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا ضعفین کا اور مرّتین کا تعلق حدود کے ساتھ نہیں اور نہ آپس کے جو حقوق ہیں ان کے ساتھ یہ تعلق رکھتا ہے۔ یعنے یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر تم واقعہ میں اسوۂ حسنہ بن گئیں تو اگر تم نے کسی سے پانچ روپے لینے ہوں گے تو تمہیں دس روپے دلوائے جائیں گے۔ اسی طرح اگر بفرضِ محال تمہارا کوئی گناہ ہو گا جس پر حد لگ سکتی ہو تو یہ مطلب نہیں کہ حد دُگنی کر دی جائے گی۔ حدود ایک مخصوص اور محدود دائرہ کے اندر چکّر لگاتی ہیں۔ اور جو ثواب ہے وہ بڑے وسیع معنی رکھتا اور اس کا تعلق اس دُنیا کی جنّت سے بھی ہے اور اُخروی جنّت سے بھی ہے۔ اور اس کے مقابل میں جو سزا ہے اس کا تعلق بھی اس دنیا کے جہنّم اور اگلے جہان کے جہنّم سے ہے۔

تو یہاں یہ فرمایا کہ ہم تمہیں اس موقع پر کہ تمہیں امّہات المومنین قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ اعلان کیا گیا ہے کہ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تمام امّت کے لئے اور ہر زمانہ کے لئے بطور اسوۂ حسنہ کے ہیں۔ اور آپؐ کی پیروی کرنے اور آپؐ کی اتباع کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ دنیا نے اب صرف نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہی نہیں دیکھنا بلکہ

اے ازواجِ مطہّرات!

دنیا کی عورتوں نے تمہاری طرف دیکھنا ہے اور تمہاری انہوں نے نقل کرنی ہے۔ اگر تم نے صحیح نمونہ پیش کیا تو نیکی کے ایک تسلسل کو تم جاری کرنے والی ہو گی۔ اگر تم نے بُرا نمونہ پیش کیا تو بدی کے ایک تسلسل کو تم جاری کرنے والی ہو گی۔ تو جیسا کہ حدیث میں آیا ہے جو شخص نیکی کی بنیاد ڈالتا ہے اور اس کے نتیجہ میں بہت سے لوگ نیکی کرنے لگ جاتے ہیں تو اس کو اپنی نیکی کی بھی جزاء ملے گی۔ اور جن لوگوں نے اس کے کہنے کے مطابق یا اس کی نقل کرتے ہوئے نیکیاں کی ہیں ان کے ثواب میں بھی وہ حصہ دار ہو گا پس یہ ہے مرّتین والی جزاء۔ اور جو شخص بدی کی بنیاد ڈالتا ہے اور بدی کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور بدوں کا سردار بنتا ہے تو اس کو اپنے کئے کی سزا بھی بھگتنی پڑے گی اور لوگوں کو گمراہ کرنے کے نتیجہ میں بھی اس کو ایک سزا دی جائے گی۔ اور یہ ہے (عذاب ضعفین) دگنا عذاب جو ایسے لوگوں کو ملتا ہے۔

اگلی دو آیات میں وجہ بیان کی گئی ہے کہ یہ اختیار دیا کیوں گیا تھا؟ فرمایا کہ چونکہ ہم نے ان کو اس مقام پر لا کھڑا کیا تھا کہ وہ اسوہ بنیں اور ایک نیک نمونہ قائم کریں۔ اور جس شخص کو اس مقام پر کھڑا کیا جاتا ہے اور جس کے اعمال کے متعلق یہ امید رکھی جاتی ہے کہ بعد میں آنے والے اس کی نقل کریں ان کو اجر بھی دگنا دیا جاتا ہے اور ان کے اوپر ذمّہ داری کے نتیجہ میں عذاب بھی دوچند نازل ہوتا ہے جیسا کہ اس کی وضاحت اللہ تعالےٰ نے دوسری آیات میں کئی جگہ کی ہے۔ مثلاً ایک جگہ آتا ہے۔ ربّنا اٰتھم ضعفین من العذاب اور اس آیت کے شروع میں وجہ بتائی ہے۔ ربّنا انا اطعنا سادتنا وکبراءنا ہم نے اپنے بڑوں کی ان کے کہنے کے مطابق نقل کی۔ انہوں نے کہا ہم تمہارے لئے بطور نمونہ کے ہیں تم ہمارے پیچھے آؤ ہم تمہارے ذمّہ دار ہیں۔

دکھنے والے تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ جنت میں جانے کے لئے ایک سرٹیفکیٹ دیدیں گے تمہیں کوئی فرشتہ نہیں روکے گا وہاں تک پہنچ جاؤ گے۔ہم ذمہ داری لیتے ہیں۔تم یہ کام کرو تمہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔اور کروا رہے ہوتے ہیں ان سے گناہ کی بات) تو ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن کہیں گے کہ اے خدا! اطعنا سادتنا وکبراءنا ہم نے اپنے بڑوں اور سرداروں کی، لیڈروں کی اور قائدوں کی اتباع میں اور بڑے بڑے مجتہدین اور علماء کہلانیوالوں کے کہنے کے مطابق یہ اعمال کئے تھے آج ہمیں پتہ لگ رہا ہے کہ یہ اعمال تو تیری نگاہ میں پسندیدہ نہیں ہیں۔اس لئے ان کو

دگنا عذاب دے

اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولیحملنّ اثقالھم واثقالاً مّع اثقالھم کہ ایسے لوگوں کے متعلق ہی جن کو اللہ تعالےٰ نمونہ بناتا ہے اور وہ نیک نمونہ پیش نہیں کرتے۔بدی کی راہیں اپنے متعلقین پر کھولتے ہیں اور خدا کی طرف بلانے کی بجائے شیطان کی طرف ان کو بلاتے ہیں اور ان کو صراطِ مستقیم پر قائم کرنیکی بجائے راہِ ضلالت کی طرف لے جاتے ہیں اور ان پگڈنڈیوں کی نشان دہی کرتے ہیں جو شیطان کی طرف لے جانے والی ہیں۔ایسے لوگوں کے متعلق ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنے بوجھ بھی اٹھائیں گے۔اور یقیناً وہ ان لوگوں کے بوجھ بھی اٹھائیں گے جن کو انہوں نے گمراہ کیا۔جو گمراہ ہوئے ان کو تو بہرحال سزا ملے گی۔یہ نہیں کہ ان کی سزا معاف ہو جائے گی۔لیکن ان

ائمۃ الکفر

کا عذاب دگنا کر دیا جائے گا۔اسی طرح جو نیک نمونہ بنتا ہے اس شخص کی وجہ سے یا ان اشخاص کی وجہ سے یا اس گروہ اور جماعت کی وجہ سے جو نیکیاں قائم ہوتی ہیں اور بہت سے ان کی نقل کر کے خدا تعالےٰ کی قرب کی راہوں پر چلنے لگتے ہیں تو وہ شخص یا اشخاص جو بطور نمونہ کے دنیا میں زندگی گزارتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دُہرے وارث ہوتے ہیں اور ان کو ان کا اجر (مرّتین) دو دفعہ ملتا ہے۔ایک اپنے اعمالِ صالحہ کے نتیجہ میں ایک اس وجہ سے کہ وہ نمونہ بنے۔اسوہ ٹھہرے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنے۔

تو ینساء النبیّ من یأت منکنّ بفاحشۃٍ مبیّنۃٍ اور ومن یّقنت منکنّ للہ ولرسولہ وتعمل صالحاً نؤتہا اجرھا مرّتین میں وجہ بتائی گئی ہے کہ ہم نے ان امّہات المومنین کو یہ اختیار کیوں دیا!!! اس لئے دیا کہ ہم نے ان کو نمونہ بنایا تھا اور دُنیا کو ہم بتانا چاہتے تھے کہ یہ اس مقام کے اوپر قائم اور فائز جو کی گئی ہیں۔یہ اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر جبر کر کے انہیں اس مقام پر کھڑا کر دیا ہے۔بلکہ نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کی تربیت اس رنگ میں ہوئی ہے کہ واقعہ میں یہ امّہات المومنین بننے کے قابل ہو گئی ہیں۔اس کے ہم یہ معنے بھی کر سکتے ہیں کہ آؤ دیکھو! ہم اپنے نبی کو کہتے ہیں کہ ان ازواج کو جا کے یہ کہو کہ اگر چاہتی ہو حیاتِ دُنیا اور اس کی زینت کو تو سراحاً جمیلاً بغیر کسی ناراضگی کے، (نہ رسول کی ناراضگی اور نہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی) میں تمہیں

تمہارے دنیوی حقوق

ادا کر دیتا ہوں، عام مومنات کی عام مسلمات کی صف میں جا کے کھڑی ہو جاؤ (یا اگر چاہو تو اسلام کو بھی چھوڑ دو کوئی جبر تو نہیں ہے) اور اگر چاہو تو اپنی مرضی اور رضاء سے اس نہایت ہی اہم ذمہ داری کو اپنے کندھوں پر لو اور ساری امت کے لئے اسوۂ حسنہ بننے کے لئے تیار ہو جاؤ۔اس وعید کے ساتھ کہ اگر تم سے کوئی غفلت اور سستی سرزد ہوئی اور کہیں تم نے غلطی کی اور اس کے نتیجہ میں دوسرے گمراہ ہوئے تو اس گناہ کی سزا دو چند ہو گی اور جب ان کے سامنے یہ بات پیش کی گئی تو ان میں سے ہر ایک نے یہی کہا کہ یہ راہ تنگ ہے۔مگر یہی راہ ہمیں پیاری ہے ہم اسے چھوڑ کے اِدھر اُدھر ہونا نہیں چاہتیں ہمیں خدا کی رضاء اور رسول کا پیار چاہیئے ہمیں دُنیا کی زندگی اور اس کی زینت نہیں چاہیئے۔اگر اللہ تعالیٰ ہمیں امّتِ مسلمہ کے لئے اسوہ بنانا چاہتا ہے تو خدا کے فضل اور نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تربیت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ دُنیا کو یہ بھی دکھائے گا کہ ہم دُنیا کے لئے اور امّتِ محمدیہ کے لئے اسوہ بن جائیں گی۔

پھر ان کی زندگی کو دیکھو ان میں سے ہر ایک نے اپنے اموال کو اور دنیوی سامانوں کو اور اپنی اوقات کو اور اپنے جذبات کو

خدا اور اس کے رسول کیلئے

خرچ کیا۔کبھی ان کے قدم میں لغزش نہیں آئی۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فتوحات کے نتیجہ میں بڑے اموال آنے شروع ہو گئے تھے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سب سے بڑے وظائف امّہات المومنین کے مقرر کئے۔پس یہاں یہ مُراد نہیں کہ دنیا کے اموال لینے نہیں۔مُراد یہ ہے کہ دُنیا کے اموال دُنیا کے آرام اور دُنیا کی زینت پر خرچ نہیں کرنے بلکہ خدا اور اس کے رسول کی راہ میں خرچ کرنے ہیں۔اگر یہ مفہوم نہ لیا جائے تو پھر تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق ہمیں یہ کہنا پڑے گا کہ آپ نے غلطی کی کہ سب سے بڑے وظائف امّہات المومنین کے لئے مقرر کر دئے۔بعد میں تو یہ وظائف بہت بڑھ گئے تھے لیکن شروع میں بھی دس ہزار درہم ایک ایک بیوی کو ملتا تھا۔ان کے اپنے رشتہ دار لاکھ لاکھ روپیہ تک ایک وقت میں لاکے ان کو دیدیتے تھے۔حضرت عائشہ رضؓ بیسیوں سینکڑوں غلام خرید کر ایک وقت میں آزاد کر دیا کرتی تھیں۔ایک دن جب ان کو ایک لاکھ روپیہ ملا تو بڑی خوش ہوئیں کہ مجھے دوہرا بلکہ چوگنا ثواب ملے گا۔دوہرے اجر کا انہیں وعدہ تھا وہ نمونہ اور اسوہ بھی انہوں نے دکھایا۔پھر یہ سوچ کر بھی خوش ہوئیں کہ ایک تو میں لاکھ روپیہ تقسیم کروں گی دوسرے سارا دن میرا اس تقسیم میں گزرے گا۔یہ بھی ایک ثواب ہے۔سارا دن ذرہ بھی آرام نہیں کیا۔صبح سے جو بیٹھیں تقسیم کرنے کے لئے شام کر دی۔سارے دن کا ایک ایک منٹ اور اس مال کا ایک ایک روپیہ غرباء میں تقسیم کر دیا۔یہی حال

تمام ازواجِ مطہرات

کا تھا۔

پس دُنیا کو اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا تھا کہ ہم ان پر جبر نہیں کر رہے۔دنیا کو اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا تھا کہ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو ایک حسین اسوہ بنایا گیا ہے اس کا اثر سب سے پہلے خود آپ کے گھر میں رہنے والوں پر ہے۔اور ایک شدید محبت نیکی کے ان کاموں سے پیدا ہو گئی ہے آپ کی ازواجِ مطہرات کے دلوں میں کہ دنیا کا کوئی لالچ، یا دنیا کا کوئی طمع یا دنیا کا کوئی آرام یا دنیا کی کوئی آسائش اس محبت کو ٹھنڈا نہیں کر سکتی۔تفسیر روح البیان میں لکھا ہے کہ اس آیت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب دُنیا کی رغبت اور دنیا سے محبّت کے نتیجہ میں ازواجِ مطہّرات کا جسمانی اور مادی تعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے قطع ہو سکتا ہے تو دنیا کی اسی رغبت اور محبت کے نتیجہ میں امّتِ محمدیہ کا تعلق بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے قطع ہو جائیگا یعنی اگر وہ حیاتِ دُنیا اور زینتِ دُنیا کو ترجیح دیں گے خدا اور اس کے رسول پر اور اپنے اوقات کو اور اپنی ملکیتوں کو اپنے ذاتی آسائش اور آرام پر خرچ کریں گے اور اس نظام کی مضبوطی اور استحکام کے لئے خرچ نہیں کریں گے جو اسلام نے قائم کیا ہے تو ان کا تعلق بھی نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یقیناً قطع ہو جائے گا

وہ لکھتے ہیں . . . . فِي اِيْجَابِ الْمُفَادَتَتِهٖ ... النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ اَرْحَامَ الْقُلُوْبِ مَحَلُّ النُّطْفَةِ الرُّوْحَانِيَّةِ الرَّبَّانِيَّةِ تَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ اَطْيَبَ وَاَنْقٰى لِاسْتِحْقَاقِ تِلْكَ النُّطْفَةِ الشَّرِيْفَةِ فَاِنَّ الطَّيِّبَاتِ لِلطَّيِّبِيْنَ ٥

یعنی مسلمانوں کے دل رحم کی طرح ہیں روحانی لحاظ سے اور دلوں کے اس رحم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ربانی روحانیت کا نطفہ داخل ہوتا ہے۔

اور وہاں سے ایک

روحانی بچہ

پیدا ہوتا ہے۔ تب وہ پکے مسلمان بنتے ہیں۔

تو مردوں کو بھی جیسا کہ میں نے شروع میں اشارہ کیا تھا۔ ان آیات سے سبق لینا چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا قرب ہرگز ہرگز حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک کہ روحانی طور پر اس اختیار کے ملنے کے بعد جو ان آیات میں دیا گیا ہے۔ آپ کی طرف منسوب ہونے والی حیاتِ دُنیا اور اُس کی زینت پر خدا اور اس کے رسول کی رضاء اور اس کی محبت کو مقدم نہ رکھیں۔ اگر وہ حیاتِ دنیا اور اسکی زینت میں محو ہوگئے۔ اس میں رغبت انہوں نے کی۔ اور اس سے محبت کی۔ اور اپنے تمام دل اور تمام توجہ اور تمام محبت کے ساتھ وہ دنیا ہی کے ہو گئے اگر انہوں نے اپنے اموال کو اگر انہوں نے دنیوی سامانوں کو اگر انہوں نے اس دنیوی زندگی کے اوقات کو اگر انہوں نے دنیوی محبتوں کو، اگر انہوں نے دنیوی تعلقات کو خدا اور اسکے رسولؐ پر قربان نہ کیا۔ تو وہ یقیناً خدا اور اسکے رسول کی محبت اور قرب اور صحبت کو حاصل نہیں کر سکیں گے۔

ان آیات میں جہاں یہ بیان ہوا ہے کہ ازواج مطہرات ایک ایسے مقام پر ہیں کہ دنیا نے ان کی نقل کرنی ہے۔ اگر وہ نیک نمونہ پیش نہیں کریں گی تو انکو دُگنا عذاب دیا جائے گا اگر وہ نیک نمونہ پیش کریں گی تو ان کو دو گنی جزاء دی جائے گی۔ وہاں

بڑی وضاحت کے ساتھ

یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ دوسری عورتیں جن کا تعلق امت محمدیہ سے ہے۔ اگر وہ حیاتِ دنیا اور اسکی زینت پر دین کو قربان کر دیں گی۔ اور خدا کی رضاء کے حصول کی طرف متوجہ نہیں ہوں گی بلکہ دنیا کے عیش اور اس کے آرام میں پڑ جائینگی تو ان کو بھی سزا دی جائے گی۔ گو وہ سزا مرّۃً ہوگی۔ لیکن سزا ان کو ضرور دی جائے گی۔ چھوڑا نہیں جائے گا ان کو۔ پھر ان آیات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے اگر

مسلمان عورت

اپنے گھر کا ماحول ایسا نہیں بنائے گی کہ اس ماحول میں تربیت پانے والے بچے خدا کی آواز کو سننے کے بعد دنیا کی کسی آواز پر کان نہ دھریں۔ اور دنیا کی طرف پیٹھ پھیر کر اپنے پورے زور کے ساتھ اور اپنی پوری طاقت کے ساتھ اس طرف دوڑنے نہ لگ جائیں جس طرف سے کہ خدا کی آواز آ رہی ہو تو ایسی مائیں بدی کا نمونہ قائم کرنے والی ہیں۔ اور ان کو بھی دوہرا عذاب ملے گا اور اس طرح اگر وہ اپنے گھروں کے ماحول کو اس قدر حسین بنائیں گی کہ اسلام کی روشنی اور قرآن کریم کے نور کے ذریعہ کہ جو بچے وہاں پرورش پائیں گے ان کے دل کچھ اس طرح خدا اور اس کے رسول کی محبت میں محو ہوں گے کہ دنیا کی طرف ان کی نگاہ بھی نہیں اُٹھے گی۔ تو الٰہی وعدہ کے مطابق ایسی مسلمان عورت کو دوگنا

ثواب ملے گا۔

تو جیسا کہ میں نے گذشتہ جمعہ میں مختصراً بیان کیا تھا۔ کہ ایک اہم مضمون کی طرف اللہ تعالےٰ نے میری توجہ کو پھیرا ہے۔ بطور تمہید کے میں نے یہ دو خطبے دئے ہیں۔ اور ان خطبوں میں نے کوشش کی ہے۔ کہ میں اپنی بہنوں پر اس بات کی

اچھی طرح وضاحت کر دوں

کہ بڑی اہم ذمہ داریاں ان کے کندھوں پر عائد ہوتی ہیں اور اللہ تعالےٰ اپنے نبی کے ذریعہ اگر نبی امت میں زندہ موجود ہو یا اس کے خلفاء کے ذریعہ اگر نبی کے وصال کے بعد قدرت ثانیہ کا دور شروع ہو چکا ہو۔ جب کسی ذمہ داری یا ذمہ داریوں کی طرف جماعت کے مردوں اور ان کی عورتوں کو متوجہ کرے تو ان کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ خدا کی رضاء کے حصول کے لئے اسکے رسول یا اس کے خلیفہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایسی قربانیاں دنیا کے سامنے پیش کریں جو بےنظیر ہوں اور دنیا کو حیرت میں ڈالنے والی ہوں اور دنیا یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائے کہ تمام عورتیں تو اور بھی بستی ہیں اس دنیا میں مگر ان کا ان کے ساتھ کوئی مقابلہ نہیں وہ تو ایسی عورتیں ہیں۔ احمدی مستورات۔ اور احمدی بہنوں کے سوا کہ جو حیات دنیا میں کھوئی گئی ہیں۔ اور زینت دنیا کو ہی انہوں نے سب کچھ سمجھ لیا ہے اور یہاں وہ ہیں کہ جو خدا اور اس کے رسول کے مقابلہ میں دنیا کے آرام اور دنیا کی آسائشیں اور دنیا کے فاخرانہ لباس اور دنیا کے قیمتی زیورات اور دنیا کے چمکتے ہوئے ہیرے اور جواہرات کی کوئی پرواہ نہیں کرتیں۔ بلکہ خدا اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے۔ اس کے نام کو بلند کرنے کے لئے اور اسکی عظمت اور جلال کو قائم کرنے کے لئے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی محبت دلوں میں گاڑنے کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہو جاتی ہیں۔ خصوصاً تربیت اولاد کی جو ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں۔ انکو وہ

محبت اور اخلاص کیساتھ

اور پوری توجہ کے ساتھ نباہتی ہیں وہ اس یقین پر قائم کی گئی ہیں کہ اگر ہم نے کوئی بد نمونہ اس دنیا میں چھوڑا تو خدا تعالےٰ جس نے امہات المومنین کو بھی یہ کہا تھا۔ کہ اگر نقض عہد کرو گی تو دُگنی سزا دوں گا وہ ہمیں کب چھوڑیگا۔ وہ ہماری غلطی کے نتیجہ میں یقیناً ہم پر ایک کے بعد دوسرا قہر نازل کرے گا۔ اور اس قہر کی ہمیں برداشت نہیں ہے۔ اس قہر سے ہم ترساں و لرزاں ہیں۔ اس قہر سے بچنے کے لئے اور اسکی خوشنودی اور رضاء کو حاصل کرنے کے لئے ہم اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں ہم اپنے بچوں کی اور اپنی بچیوں کی اس رنگ میں تربیت کرینگی کہ وہ اللہ تعالےٰ کے سپاہی بن کر اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کی جو مہم جاری ہے اس مہم کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے والے ہوں گے۔

اللہ تعالےٰ ہمارے بھائیوں کو بھی اور ہماری بہنوں کو بھی یہ توفیق عطا کرے کہ ہم سب ان ذمہ داریوں کو پوری توجہ اور بشاشت کے ساتھ نباہنے والے ہوں جو ذمہ داریاں اللہ تعالےٰ نے آج ہمارے کندھوں پر ڈالی ہیں۔

قرآن شریف پر اعتراضات کے جوابات

ایک بے بنیاد اعتراض

وقالوا یاایھا الذی نزل علیہ الذکر انک لمجنون (الحجر)

اس آیت کے پیش نظر بعض مستشرقین نے بڑے اہتمام سے یہ اعتراض طنزاً کیا ہے کہ بانیٔ اسلام میں نعوذ باللہ جنون کا مادہ تھا۔ اس اعتراض کی بنیاد ہی غلط ہے۔ کیونکہ لفظ جنون کے معنوں میں ہی غلطی کی گئی ہے۔ چنانچہ روڈویل اس آیت کا ترجمہ یوں کرتا ہے۔

تجھ پر یقیناً کسی جن کا سایہ ہے۔

پامر تحریر کرتا ہے۔

تو تو بری روحوں کے قبضہ میں ہے

سیل لکھتا ہے:۔

ضرور تجھ پر کوئی شیطان قابض ہے۔

ان تین اکابرین عیسائیت کے نزدیک مجنون وہ ہوتا ہے جس پر جن شیطان یا کسی بدروح نے اثر کیا ہو اور وہ اس کے خیالات پر مستولی ہو حالانکہ عربی لغت میں مجنون کے معنی من زال عقلہ او فسد (اقرب الموارد) یعنی جس کی عقل اور سمجھ زائل ہو جائے یا اس میں خرابی ہو جائے

تعجب ہے کہ یہ تینوں عیسائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس اعتراض کو لے اڑے ہیں اور اسے سچ سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ قرآن مجید خود اس الزام کی پرزور تردید کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر نبی جو دنیا کی ہدایت کے لئے آیا اور لوگوں کو فسق و عصیاں کی زندگی سے نجات دینے کے لئے آیا ہے۔ اور روحانیت کی علمبرداری اس کا مشن تھا۔ ان کو اس قسم کے ناموں اور القاب سے ان کے مخالفین نے پکارا تا لوگ ان کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ ہر نبی کی مخالفت ہوئی اور اس کے متبعین کو بھی اس قسم کے طنزیہ کلمات سے پکارا جاتا رہا ہے۔ چنانچہ یوحنا ۱۰ ۱۹، ۲۰ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق بھی ایسے خیالات کا اظہار ان دشمن یہودیوں نے کیا تھا۔

"ان باتوں کے سبب یہودیوں میں پھر اختلاف ہوا۔ ان میں بہتیرے تو کہنے لگے کہ اس میں بدروح ہے اور وہ دیوانہ ہے تم اس کی کیوں سنتے ہو؟"

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر کفار مکہ نے کیوں مجنون (نعوذ باللہ) ہونے کا الزام لگایا۔ قرآن کریم کے کفار مکہ کے اس اعتراض اور استہزا کا جواب انتہائی ایمان افروز اور پرشوکت اسلوب میں یوں دیا ہے۔

نٓ والقلم وما یسطرون ○ ما انت بنعمۃ ربک بمجنون ○ وان لک لاجراً غیر ممنون ○ وانک لعلی خلق عظیم ○ فستبصر ویبصرون ○ بایکم المفتون ○

ہم قلم دوات اور تحریر کو بھی بطور شہادت کے پیش کرتے ہیں کہ تو اپنے رب کے احسان سے مجنون نہیں ہے اور تجھے نہ ختم ہونے والا اجر ملے گا یقیناً تو اعلےٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔ یقیناً تو بھی جلد دیکھ لیگا اور وہ بھی دیکھ لینگے کہ تم میں سے کون گمراہ ہے۔

مشہور فیلسوف عالم جارج برنارڈ شا بانیٔ اسلام کے متعلق یہ الفاظ تحریر کرنے پر مجبور ہے۔

I must be called the serviour of Humanity. I belive that if a man like him were to assume the dictatorship of modern world, he would succeed in solving its problems in a way that would bring it the much needed peace and happiness.

محمدؐ کو انسانیت کا نجات دہندہ کہنا چاہیئے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر اس جیسے شخص کو اس زمانہ میں متمدن دنیا کی ڈکٹیٹرشپ سونپی جائے وہ اس کی بہت سی مشکلات کے حل کرنے میں ایسے طریق کار میں کامیاب ہو جائے گا۔ کیا وہ ہستی جو برنارڈ جیسے عالم کے نزدیک اعلیٰ درجہ کی ذہنی اور دماغی قابلتیں رکھنے والی تھی۔ ایسے بعض عیسائیوں کا بدروح کے اثر کے ماتحت مجنون قرار دینا خود ایک مجنونانہ حرکت نہیں

قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ مجنون کے کام بے نتیجہ ہوتے ہیں۔ مگر محمد رسول اللہ کا کام بے نتیجہ نہیں ہوگا بلکہ قرآن کریم کی وہ کامل تعلیم جو قلم دوات سے لکھی جارہی ہے خود ثابت کر دے گی کہ آپ مجنون نہ تھے۔ قرآن مجید بتارہا ہے کہ آپ خلق عظیم کے مالک ہیں اور دیوانہ کے تو اخلاق درست نہیں ہوتے بلکہ اس کی باتیں محض ایک بڑ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ قرآن مجید بتاتا ہے کہ انجام سے یہ ظاہر ہو جائے گا کہ دیوانے دراصل معترض ہیں نہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

نماز تہجد کی عظیم الشان فضیلت

عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بقیام اللیل فانہ داب الصالحین قبلکم وھو قربۃ لکم الی ربکم ومکفرۃ للسیئات ومنھاۃ عن الاثم (ترمذی)

ترجمہ۔ حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر نماز تہجد کی ادائیگی لازمی ہے۔ کیونکہ یہ نماز خدا تعالےٰ کے حضور تمہارے قرب کا باعث ہے۔ برائیوں کو ڈھانپنے کا ذریعہ ہے اور گناہوں سے روکنے کا باعث ہے۔

تہجد کی نماز کے وقت انسان عبادت کے لئے آزاد ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اپنی رغبت اور خواہش کے مطابق خدا تعالےٰ کے حضور راز و نیاز کی باتیں کر سکتا ہے۔ اور اس رغبت کی وجہ سے ان کی عبادت میں غیر معمولی رقت، ابتہال اور سوز و ساز پایا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے تہجد کی فضیلت کے متعلق فرماتا ہے۔

ان ناشئۃ اللیل ھی اشد وطأً واقوم قیلاً

کہ تہجد کے لئے اٹھنا نفس کو مارنے کا بھی ذریعہ ہے اور انسان کی گفتگو میں سنجیدگی اور قوت پیدا ہوتی ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ تہجد کی نماز موجب دلکشائی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا نے بھی اپنے فیضان عطا کرنے کا وقت رات ہی رکھا ہے چنانچہ تہجد کا حکم رات کو ہے۔ رات میں دوسری طرفوں سے فراغت اور کشمکش سے بے فکری ہوتی ہے۔ اچھی طرح دلجمعی سے کام ہو سکتا ہے۔ رات کو مردہ کی طرح پڑے رہنے اور سونے سے کیا حاصل؟"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۳۸)

نشانات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ڈاکٹر ڈوئی کی ہلاکت کا نشان

(۱)

الیگزنڈر ڈوئی آسٹریلین نسل کا ایک شخص امریکہ میں مقیم تھا اس کو بچپن سے ہی بائیبل سے محبت و عقیدت تھی اور مذہبی مسائل سے غیر معمولی دلچسپی رکھتا تھا۔ بلا علاج شفا بخشنے کے پروپیگنڈا نے اس کو مذہبی حلقوں میں خاص شہرت دی۔ مسٹر ڈوئی نے اپنی مذہبی سرگرمیوں کا مرکز ۱۸۹۳ء میں شکاگو کو بنا لیا عوام کے ہاں مقبولیت کے پیش نظر اس نے ۱۹۰۰ء میں یہ دعوےٰ کیا۔

"جو کچھ میں تمہیں کہوں گا تمہیں اس کی تعمیل کرنی پڑے گی کیونکہ میں خدا کے وعدے کے مطابق پیغمبر ہوں۔

...میں اس سے بڑھ کر اس نے یہ دعوے کر دیا

مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے لئے میں بطور ایلیاء کے ہوں اور اس کا راستہ صاف کرنے کے لئے آیا ہوں۔

عیسائی دنیا میں اس دعوے کے پیش نظر ڈوئی کی شہرت کو چار چاند لگ گئے اور اس کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔ اب وہ ڈوئی کی جگہ ڈاکٹر کہلائے جانے لگے۔ ڈاکٹر ڈوئی کو ابتداء میں اچھے اور محنتی کارکن میسر آ گئے اور اس کی دفتری تنظیم نے کام کو اور زیادہ وسیع کر دیا۔ اب مزید کام کو وسعت دینے کے لئے اور اپنے مشن کا پراپیگنڈا کرنے کے لئے ایک رسالہ "لیوز آف ہیلنگ" (LEAVES OF HEALING) جاری کیا۔

اس رسالہ کی وجہ سے دنیا کے مشرق و مغرب سے اس کو بیماروں کے دعائیہ خطوط آنے لگے جس میں اس سے شفاء کی درخواست کی جاتی اس کے متبعین میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا گیا۔ ڈاکٹر ڈوئی نے ایک نئے فرقہ "کرسچن کیتھولک چرچ" کی بنیاد رکھی اور ایک نیا شہر "صیحون" تعمیر کیا۔ اس شہر کی تعمیر نئے فرقہ کی بنیاد اور رسالہ کے اجراء سے ڈاکٹر ڈوئی نے مذہبی لحاظ سے غیر معمولی اور نمایاں اہمیت حاصل کر لی مسٹر گر دور نمائندہ مینسیز میگزین (MUNSEYS MAGAZINE) تحریر کرتا ہے:۔

"بلاشبہ دنیا کے عظیم المرتبت منتظمین میں جان الیگزنڈر ڈوئی کا شمار کرنا چاہیئے جس نے جھیل مشی گن کے کنارے پر ایک ایسے شہر کی بنیاد رکھ دی ہے جس کا ڈیزائن دس لاکھ آدمیوں کی سکونت گاہ ہوگا جسے اس کا بانی دنیا کا دار الحکومت بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔"

۱۹۰۲ء تک اس نئے فرقہ کی تنظیم کے ماتحت صرف یورپ کے ممالک میں ۳۲ مراکز قائم ہو چکے تھے۔ اس حیرت انگیز کامیابی میں سرشار ہو کر ڈاکٹر ڈوئی نے کہہ دیا:۔

"اگر یہ ترقی اسی طرح جاری رہی تو ۲۰ سال کے عرصے میں ساری دنیا کو فتح کر لیں گے۔"

(۲)

ڈاکٹر ڈوئی نے اس عروج اور ترقی کے دور میں اسلام۔ بانیٔ اسلام اور مسلمانوں کو انتہائی ذلت آمیز الفاظ سے مخاطب کرنا شروع کر دیا اور لکھا:۔

"ہلال اور صلیب کے درمیان ایک جنگ عظیم قریب نظر آ رہی ہے۔"

نیز لکھا:۔

"میرا کام یہ ہے کہ میں مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے لوگوں کو جمع کروں اور مسیحیوں کو اس شہر اور دوسرے شہروں میں آباد کروں یہاں تک کہ وہ دن آ جائے کہ مذہب محمدی دنیا سے مٹا دیا جائے۔"

(۳)

ڈوئی کی اس بیباکی۔ زبان درازی کے پیش بانیٔ احمدیت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی المسیح الموعودؑ کی غیرت جوش میں آئی۔ اسلام بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے آپ نے ڈاکٹر ڈوئی کو مباہلہ کا چیلنج کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"ڈوئی بار بار اپنے اخبار میں لکھتا ہے کہ اس کے خدا یسوع مسیح نے اس کو خبر دی ہے کہ تمام مسلمان تباہ اور ہلاک ہو جائیں گے اور دنیا میں کوئی زندہ نہیں رہے گا بجز ان لوگوں کے جو مریم کے بیٹے کو خدا سمجھ لیں اور ڈوئی کو اس مصنوعی خدا کا رسول قرار دیں۔" سو ہم ڈوئی صاحب کی خدمت میں بادب عرض کرتے ہیں کہ اس مقدمہ میں کروڑوں مسلمانوں کو مارنے کی کیا حاجت ہے۔ ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا فیصلہ ہو جائے گا کہ آیا ڈوئی کا خدا سچا خدا ہے یا ہمارا خدا۔ وہ بات یہ ہے کہ وہ ڈوئی صاحب تمام مسلمانوں کو بار بار موت کی پیشگوئی نہ سنائیں بلکہ ان میں سے صرف مجھے اپنے ذہن کے آگے رکھ کر یہ دعا کر دیں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے کیونکہ ڈوئی یسوع مسیح کو خدا مانتا ہے مگر میں اس کو ایک بندہ عاجز مگر نبی مانتا ہوں۔ اب فیصلہ طلب یہ امر ہے کہ دونوں میں سے سچا کون ہے؟" اگر ڈوئی اپنے دعوے میں سچا ہے اور درحقیقت یسوع مسیح خدا ہے تو یہ فیصلہ ایک ہی آدمی کے مرنے سے ہو جائے گا۔ کیا حاجت ہے کہ تمام ملکوں کے مسلمانوں کو ہلاک کیا جائے لیکن اگر اس نے اس نوٹس کا جواب نہ دیا یا اپنے لاف و گزاف کے مطابق دعا کر دی پھر دنیا سے قبل میری وفات کے اٹھایا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہوگا۔ ہم اس جواب کے لئے ڈوئی کو تین ماہ تک مہلت دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا سچوں کے ساتھ ہو۔" آمین۔

(ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۰۲ء)

اس چیلنج کا جواب ڈاکٹر ڈوئی نے تو نہ دیا لیکن امریکی اخبارات نے اس پیشگوئی اور چیلنج کو حق و باطل کے لئے فیصلہ کن مرحلہ قرار دیا۔ چنانچہ "ارگوناٹ سان فرانسسکو" نے "اسلام اور عیسائیت کا مقابلۂ دعا" کے عنوان کے ماتحت لکھا:۔

"مرزا صاحب کے مضمون کا خلاصہ جو ڈوئی کو لکھا یہ ہے کہ تم ایک جماعت کے لیڈر ہو اور میرے بھی بہت سے پیرو ہیں۔ پس اس بات کا فیصلہ کہ خدا کی طرف سے کون ہے اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے خدا سے یہ دعا کرے اور جس کی دعا قبول ہو وہ سچے خدا کی طرف سے سمجھا جاوے۔ دعا یہ ہو گی کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے خدا اسے پہلے ہلاک کرے یقیناً یہ ایک معقول اور منصفانہ تجویز ہے۔"

(۴)

ڈاکٹر ڈوئی پہلے سے بھی زیادہ بدزبان اور بیباک ہو گئے اور اسلام کی عداوت اور تعصب میں اس کا قلم پہلے سے زیادہ تیز ہو گیا تاہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے چیلنج کو دہراتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"میں ستّر برس کے قریب ہوں اور ڈوئی جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے پچاس برس کا جوان ہے لیکن میں نے اپنی عمر کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ کیونکہ مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہو گا بلکہ خدا جو احکم الحاکمین ہے وہ اس کا فیصلہ کرے گا اور اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا۔۔۔۔ تب بھی یقیناً سمجھو کہ اس کے صیحون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے۔"

اس چیلنج پر امریکی اخبارات نے ڈاکٹر ڈوئی کو جواب دینے کے لئے زور دیا تو اس نے اس مکتوب کا نہایت گستاخی سے یہ جواب دیا:۔

"ہندوستان میں ایک بیوقوف محمدی مسیح ہے جو مجھے بار بار لکھتا ہے کہ یسوع مسیح کی قبر کشمیر میں ہے اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو اس کا جواب کیوں نہیں دیتا۔ مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا۔ اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا۔" (حقیقۃ الوحی ص...)

اس تعلّی سے ڈاکٹر ڈوئی نے غیرتِ خداوندی کو بھڑکایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس پر فالج گرا۔ اس کے مریدین اس سے بدظن ہو گئے اور ڈاکٹر ڈوئی کو اس مضمون کا تار دیا۔

"تمام جماعت بالاتفاق تمہاری فضول خرچی۔ ریاکاری۔ غلط بیانیوں۔ مبالغہ آمیز کلام۔ لوگوں کے مال کے ناجائز استعمال۔ ظلم اور غصب پر سخت اعتراض کرتی ہے اس واسطے تمہیں تمہارے عہدہ سے معطّل کیا جاتا ہے۔"

ڈوئی نہ تو ان الزامات کی تردید کر سکا اور نہ ہی اپنے موافق اثرات پیدا کر سکا۔ آخر بڑے دکھ اور حسرت سے بقیہ ایام زندگی گزارنے لگا۔ اس کے بعض پیروؤں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ اپنا علاج کروائے مگر جو شخص بلا علاج شفا دینے کا مدعی تھا وہ کیسے علاج کرواتا۔ اس کے مرید دن بدن کم ہوتے گئے۔ آخر میں وہ پاگل ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مطابق کہ وہ

"میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا۔"

۹۔ مارچ ۱۹۰۷ء کو اس دنیا سے انتہائی ذلت اور اہانت کے بعد کوچ کر گیا اور اس کا مرکز ویران ہو گیا اور اسے نامرادی۔ ذلت اور حسرت کے سوا کچھ نہ ملا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

ڈوئی کی اس تاریخی وفات پر امریکن پریس نے بڑی تفصیل سے تبصرہ کیا اور اس پیشگوئی کو عوام و خواص میں بڑی شہرت دی۔ طوالت کے خوف سے صرف ایک اخبار کا ذکر کیا جاتا ہے۔ سنڈے ایڈیشن میں بوسٹن ہیرلڈ نے تحریر کیا:۔

"امریکہ میں مرزا غلام احمد کا تعارف ۱۹۰۳ء میں ہوا جبکہ آپ نے ڈوئی کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اب ڈوئی کی موت کے بعد آپ کی شہرت بہت بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ آپ نے نہ صرف ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی بلکہ یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ آپ کی زندگی میں مرے گا اور بڑی حسرت اور درد اور دکھ کے ساتھ مرے گا۔

ڈوئی کے سر پر یہ تباہی لانے اور بالآخر درد اور دکھ کے ساتھ اس کی بے وقت موت کے لانے میں خدا تعالےٰ نے عین اسی طرح اپنا فیصلہ دیا ہے جس طرح کہ تین چار سال قبل اس نے اپنے مرسل (احمد) کو خبر دی تھی۔"

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

احمدیت پر اعتراضات کے جوابات

کیا انبیاء کے ارواح خاکی جسم کے بغیر حامل اسم نہیں ہوتے

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی "شہادۃ القرآن" ایڈیشن چہارم ص۱۶۷ پر تحریر کرتے ہیں:-

"وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ میں ہر دو منصوب متصل ضمیریں المسیح کی طرف راجع ہیں اور المسیح معتبر ہے جسم مع روح ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ ارواح مجردہ بغیر تعلق بالبدن کے قابل تسمیہ نہیں ہوتے اور نہ جسم بے روح حامل اسم ہوتا ہے۔"

مولوی صاحب کی دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت میں چونکہ مسیح کے رفع کا ذکر ہے اور نام صرف اکٹھا جسم اور روح کا ہوتا ہے اس لئے مسیح کا جسم اور روح اکٹھا اٹھایا گیا کیونکہ خالی روح کو نام نہیں دیا جاتا۔

الجواب۔ مولوی صاحب کی یہ دلیل بالکل غلط ہے کہ نام صرف اکٹھے جسم اور روح کو دیا جاتا ہے کیونکہ احادیث نبویہ سے ثابت ہے کہ معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کو دیکھا اور ان کا نام بنام ذکر کیا کہ میں نے آدمؑ کو بھی دیکھا اور ابراہیمؑ کو بھی دیکھا اور موسیٰؑ کو بھی دیکھا نیز یحییٰؑ اور عیسیٰؑ کو اکٹھا دوسرے آسمان میں دیکھنا بیان فرمایا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ انبیاء اپنے خاکی جسم کے بغیر آسمان پر موجود تھے اور خاکی جسم کے بغیر ہی انہیں ان کے ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔ پس مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا یہ کہنا کہ جب تک خاکی جسم ساتھ نہ ہو کسی کو نام نہیں دیا جا سکتا ایک بے بنیاد بات ہے۔ معراج میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت یحییٰ کے ساتھ دیکھنا جو عالم برزخ میں تھے اس بات کی روشن دلیل ہے کہ ان کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی برزخی زندگی ہی گزار رہے ہیں۔

شذرات

کیا حضرت عیسیٰ کا دوبارہ آنا اسلامی عقائد میں سے نہیں؟

ڈینش زبان میں ترجمہ قرآن کریم کی بازگشت

اپنے رسالہ ختم نبوت میں مولوی ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے۔ لیکن اصل حقیقت یہ ہے یہ رسالہ انہوں نے محض سیاسی اغراض اور ایجی ٹیشن کی مہم کے پیش نظر لکھا تھا۔ ورنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کو وہ اسلامی عقائد میں سے نہیں جانتے۔ ثبوت اس امر کا یہ ہے کہ حافظ محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر بوہڑ دسٹرکٹ کوئٹہ نے مولوی ابوالاعلیٰ صاحب مودودی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور واپسی کے متعلق سوال کیا تو مولوی صاحب موصوف نے اس کے جواب میں بخط نعیم صدیقی صاحب کے قلم سے لکھوایا:

"حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے متعلق جو کچھ قرآن مجید سے میں سمجھا ہوں وہ سورہ آل عمران ترجمان القرآن جلد ۲۱ عدد ۳۔ لم ۵۰۔ ۶ اور سورۃ النساء ترجمان القرآن جلد ۲۲ علاوہ حواشی میں بسلسلہ تفہیم القرآن بیان کر چکا ہوں اسے پڑھ لیں۔ رہی اس کے متعلق دوبارہ واپسی تو اس کے متعلق میں گمان کے مقام سے آگے نہیں جا سکتا کیونکہ قرآن میں اس کی تصریح نہیں ہے اور احادیث پر یقین کی بنا نہیں رکھی جا سکتی ہو سکتا ہے حضرت عیسیٰ کو اللہ دوبارہ دنیا پر بھیجے اور اگر وہ بھیجنا چاہے تو اس میں کوئی مانع نہیں ہو سکتا لیکن بہر حال یہ اسلامی عقائد میں سے نہیں ہے" (درج کردہ در مصنفہ چوہدری حبیب اللہ صاحب ص۲)

اب سوال یہ ہے کہ جب مولوی ابوالاعلیٰ صاحب کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا عقیدہ اسلامی عقائد میں سے ہی نہیں کیونکہ قرآن مجید میں اس کی تصریح نہیں اور احادیث نبویہ اس بارہ میں قابل یقین نہیں تو پھر انہوں نے اپنے رسالہ ختم نبوت میں احادیث کی بنا پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی پر لوگوں کو یقین دلانے کی کیوں کوشش کی ہے؟

عالمی پریس نے دنیا کے طول و عرض میں یہ خبر شائع کی ہے۔ کوپن ہیگن۔ ڈنمارک کی ڈینش زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ مکمل ہو گیا ہے۔ یہ ترجمہ گذشتہ روز ایک اشاعتی ادارے کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اس اشاعتی ادارے کے ایک ترجمان نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ ڈنمارک کے کتب فروشوں نے اس سلسلے میں غیر معمولی دلچسپی کا مظاہرہ کیا ہے قرآن مجید کے ترجمے کا کام یہاں ڈنمارک کے ایک ۸۰ سالہ سکول ٹیچر عبدالسلام نے کیا ہے۔ جنہوں نے تقریباً گیارہ سال قبل اسلام قبول کیا تھا۔"

واضح رہے یہ ترجمہ جماعت احمدیہ نے کیا ہے۔ عبدالسلام صاحب ہمارے بہت ہی مخلص احمدی دوست ہیں جنہوں نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اسلام قبول کیا اور اب ان کو یہ سعادت بفضل ایزدی حاصل ہوئی ہے کہ وہ قرآن پاک کا ترجمہ جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام پیش کر رہے ہیں۔ اس وقت جماعت احمدیہ ایک مسجد تعمیر کر چکی ہے باقاعدہ مشن کی بلڈنگ بھی موجود ہے۔ ایک مخلص ترین جماعت نومسلمین کی قائم ہو چکی ہے۔ ایک رسالہ DER ISLAM بھی یہاں سے شائع ہوتا ہے۔ انشاء اللہ قرآن کریم کا یہ ترجمہ تبلیغ اسلام میں بہت زیادہ ممد ہو گا اور اسلام کے خلاف عیسائیوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کے ازالہ کا موجب ہو گا۔

عالم عیسائیت

امریکہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے خوشکن اثرات

مکرم امین اللہ خاں صاحب

امریکہ کے بشپ پائک نے ایک انٹرویو میں عیسائیوں کے ایک عظیم فرقہ کی مذہبی حالت ان الفاظ میں بیان کی ہے۔

"..... certainly a statistical study, rather a responsible one; has recently shown that only one-third of Episcopalians believe in the virgin birth, only one fifth of them believe in the Second Coming, and so forth right down the line ...."

Christianity-Today
Page (235) 43
November 25, 1966

"ایک قابل اعتماد اعداد و شمار کے مطالعہ سے یہ امر واضح ہے۔ کہ ایپسکوپیلینز (ایک عیسائی فرقہ کے اراکین) میں سے صرف ⅓ اراکین مسیح ناصری کی بن باپ ولادت پر ایمان رکھتے ہیں۔ صرف ⅕ اراکین مسیح کی آمد ثانی پر اعتقاد رکھتے ہیں اور یہی صورت حال دوسرے اعتقادات کے بارہ میں ہے۔" (کرسچینٹی ٹوڈے صفحہ (۲۳۵) ۴۳ مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۶۶ء)

حضرت مسیح موعودؑ نے واضح طور پر پیشگوئی فرمائی تھی کہ عیسائی حضرت عیسیٰ کے اسی جسد عنصری کے ساتھ آمد ثانی کے عقیدہ سے متنفر ہو جائیں گے آج وہ عظیم الشان پیشگوئی پوری ہو رہی ہے آپ نے فرمایا تھا

"یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے نہیں اترتے دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے ......"

تذکرۃ الشہادتین

مطبوعہ شرکۃ الاسلامیہ

سیرالیون میں تبلیغ اسلام

۹۳ افراد کا قبول حق، بائیبل کالج میں تقریر، زائرین کی آمد، تعلیمی سرگرمیاں

(مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر انچارج سیرالیون مشن)

عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغ و تربیت کا کام خدا تعالیٰ کے فضل سے خوش اسلوبی سے سر انجام پاتا رہا۔ پاکستانی اور افریقین مبلغین اور دیگر کارکنان نہایت تندہی سے اپنے مفوضہ فرائض سر انجام دیتے رہے۔ اسی عرصہ میں خاکسار نے دس روز کا ایک تبلیغی و تربیتی دورہ کیا جس میں جماعتوں کے اجلاس بھی منعقد ہوئے۔ میرا یہ دورہ مسلسل دس روز تک جاری رہا۔ الحمد للہ کہ مجموعی طور پر یہ دورہ بہت کامیاب رہا۔

سیرالیون بائیبل کالج میں لیکچر

سیرالیون بائیبل کالج کا مقصد کلیسیا کے لئے منّاد پیدا کرنا ہے۔ اس میں سیرالیون کے علاوہ گھانا، نائیجیریا، لائبیریا وغیرہ ممالک سے بھی طلبہ حصول تعلیم کے لئے آتے ہیں۔ اس کالج میں خاکسار کی تقریر ہوئی جو پون گھنٹے تک جاری رہی۔ بعد میں سوالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس موقع پر خاکسار اپنے ہمراہ لٹریچر لے کر گیا تھا۔ جو اساتذہ اور طلباء میں تقسیم کیا گیا۔

مشن میں زائرین کی آمد

عرصہ زیر رپورٹ میں متعدد شخصیتیں خاص طور پر قابل ذکر ڈاکٹر جان ہنری فشر (DR. JOHN HENRY FISHER) ہیں۔ آپ کل لندن یونیورسٹی میں مشرقی اور افریقی علوم کے شعبہ تاریخ کے لیکچرار ہیں اور اس سے قبل احمدیت پر ایک مفصل مقالہ بعنوان "AHMADIYYA: A STUDY IN CONTEMORARY ISLAM ON THE WEST AFRICAN COAST" لکھ چکے ہیں۔ اسی پر انہیں ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی ملی تھی۔ اب تقریباً چھ سال بعد یہ دوبارہ سیرالیون آئے۔ خاکسار کی دعوت پر ایک روز دوپہر کا کھانا میرے ہاں بھی تناول کیا۔ ان کی توجہ کتاب ہٰذا کے بعض ایسے حصوں کی طرف مبذول کرائی گئی جو حقیقت پر مبنی نہ تھے۔

گفتگو کے تسلسل میں خاکسار نے ان سے پوچھا کہ آپ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کا مستقبل مخدوش اور غیر یقینی ہے۔ اب آپ اتنی مدت کے بعد تشریف لائے ہیں۔ جماعت کے بارہ میں اب آپ کے تاثرات کیا ہیں۔ اس پر آپ بے اختیار ہو کر بولے کہ اس میں شک نہیں کہ جماعت نے اس عرصہ میں بہت بڑی اور نمایاں ترقی کی ہے جو فی الحقیقت میری توقعات سے کہیں زیادہ ہے۔

ڈاکٹر فشر موصوف نے ۲۸ نومبر کو فورابے کالج میں "مسلم ایجوکیشن" پر لیکچر دیتے ہوئے اس امر کا اعتراف کیا کہ جماعت احمدیہ کو مغربی افریقہ میں اسلامی تعلیم کی ترویج میں تقدم حاصل ہے۔

مسٹر فشر کے علاوہ مدینہ منورہ سے ایک سرکاری وفد سیرالیون آیا ہمارے سکول دیکھنے کا اسے موقعہ ملا۔ چنانچہ اس نے لاگ بک LOG BOOK میں اپنے تاثرات کا اچھے الفاظ میں اظہار کیا۔ ایک اور دوست بھی مدینہ منورہ سے تشریف لائے تھے اور اپنے آپ کو مبلغ اسلام بتاتے تھے۔ چار روز تک میرے ہاں قیام کیا۔ یہ دوست حافظ قرآن بھی تھے جب انہوں نے ہم سے قرآن مجید کی تفسیر سنی تو بے اختیار کہنے لگے کہ اگر کسی نے قرآن مجید کی تفسیر سیکھنی ہو تو پاکستان جائے۔ اس پر میں نے بتایا کہ یہ نعمت پاکستان کے شہر ربوہ سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ میں نے بتایا کہ قرآن مجید میں متعدد آیات ایسی پائی جاتی ہیں جن سے زمین کی حرکت ثابت ہے۔

تعلیم

بولے بو کے نئے سکینڈری سکول کے بارہ میں کافی تگ و دو کرنی پڑی۔ اس وقت ۱۲۰ طلبہ داخلہ لے چکے ہیں۔ آئندہ سال مستقل عمارت میں سکول کے قیام کا سوال ہے۔ مشکلات درپیش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر مشکل کو آسان فرمائے۔

فری ٹاؤن سیکنڈری سکول کے بورڈ آف گورنرز کے بارہ ممبر ہیں اور اس میں سات حکومت کے نمائندگان بھی شامل ہیں۔ اس کی میٹنگ میں بطور چیئرمین شرکت کی۔ اسی طرح ڈسٹرکٹ کونسل کمبیا کی تعلیمی میٹنگ میں شرکت کی۔ اس کی صدارت یہاں کی کابینہ کے ایک وزیر نے کی۔ اس ضلع میں ہمارے تین پرائمری سکول ہیں اور چوتھا سکول آئندہ سال کھلنے والا ہے۔

وزارت تعلیم نے اسلامی تعلیم کا نصاب مقرر کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے اور اس بورڈ نے اتفاق رائے سے خاکسار کو اس کمیٹی کا چیئرمین مقرر کیا ہے۔ اس کمیٹی کا ایک اجلاس ہو چکا ہے جس میں مسلمان سکولوں کے ہیڈ ٹیچر اور پرنسپل بھی مدعو تھے۔ اس میٹنگ کے نتیجہ میں بہت مفید نتائج اخذ ہوئے امید ہے کہ جلد ایک نصاب مرتب کر کے حکومت کی منظوری کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔

رمضان المبارک کی مصروفیات

یہ مبارک مہینہ یہاں ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ نماز تراویح خاکسار پڑھاتا رہا۔ اور اس کے بعد قرآن مجید کا درس بھی خود ہی دیتا رہا۔ نماز فجر کے بعد اس وقت تک مندرجہ ذیل دوست درس دے چکے ہیں مسٹر کمانڈا بونگے II مسٹر لشر جوکی۔ مسٹر اعلم عبداللہ کمرا اور مکرم حبیب احمد صاحب ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن

پاکستانی مبلغین میں سے مولوی نصیر احمد خان صاحب بو مشن کے انچارج ہیں۔ انہوں نے سکولوں میں دینی تعلیم پڑھانے کے علاوہ ملحقہ جماعتوں کا دورہ کیا۔ انہیں ٹانیہ بھی بھجوایا گیا جہاں پر ہم نے حال ہی میں سکول کھولا ہے اس جگہ پر آپ نو جماعت کے چار دوستوں کو لے کر مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی غرض سے گئے۔ اس کے علاوہ مشن ہاؤس میں آنے والے احباب کو پیغام حق پہنچاتے رہے۔

مولوی عبد الشکور صاحب کو اس عرصہ میں ایک عربی کی کتاب کی پرنٹنگ کے سلسلہ میں بو بھجوایا گیا۔ جس کی تکمیل کے بعد ایک پرائمری سکول کی تعمیر کے سلسلہ میں انہیں لنسر بھیجا۔ آپ ایک اور سکول کی تعمیر کی نگرانی کر رہے ہیں۔

مولوی نظام الدین صاحب کبالہ میں ہیں جہاں پر انہوں نے اپنے حلقہ کے تمام پرائمری سکولوں کی نگرانی کی۔ اور کبالہ میں تبلیغ و تربیت کا کام سرانجام دیتے رہے

چوہدری ناصر احمد صاحب جو بولے بو میں ہیں۔ انہوں نے نئے سکول کے اجراء کے وقت تمام اساتذہ کا ہاتھ بٹایا۔ اب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ہماری مجموعی کوششوں کے نتیجہ میں ۹۳ احباب کو حق قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نو مبائعین کو استقامت عطا فرمائے اور اسلام کے احکام پر چلنے کی توفیق دے آمین۔

نور کاجل والوں کا
سرمہ نوری!
حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے نسخہ کے مطابق اعلیٰ اجزاء سے تیار کردہ
قیمت پچاس پیسے، ایک روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی مالی اعانت گراں بہا دینی خدمت ہے (قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

چندہ جلسہ سالانہ

اب صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال ختم ہونے میں بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ لیکن ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی مد میں اتنی رقم وصول نہیں ہوئی جس سے جلسہ سالانہ کا خرچ پورا ہو سکے۔ لہذا جن جماعتوں کی اس چندہ کی وصولی بجٹ سے کم ہے ان جماعتوں کے عہدیداروں سے التماس ہے کہ چندہ عام اور حصہ آمد کی وصولی کے ساتھ ساتھ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے بھی خاص طور پر کوشش کریں تا کوئی دوست اس لازمی چندہ میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔ اور ۳۰ اپریل سے پہلے پہلے ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

اعلانِ ولادت

میرے بھائی مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب اے ڈی ایم گوجرانوالہ کو اللہ تعالیٰ نے تین لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ صحابہ کرام، درویشان قادیان اور احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

حمیدہ بیگم اہلیہ چوہدری غلام رسول
سٹور آفیسر واپڈا مغلپورہ

سرمہ نور و الول کا

نورانی کاجل

و دیگر ادویات افضل پر اعتماد
گولبازار ربوہ سے مل سکیں گی
خریدتے وقت شفاخانہ رفیق حیات کا لیبل دیکھ لیا کریں۔

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ نزد گولبازار ربوہ

ہر قسم کا چمڑا۔ کنوس کے ٹرنک۔ سوٹ کیس۔ ہولڈال۔ ہینڈ بیگ۔ سامان سیڈلری۔ سفر کی ضروریات کا سامان اور جہیز میں دینے والے تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے ہمارے شوروم میں تشریف لائیں۔

ایم الٰہی بخش حسین بخش ۱۳۱۔ انارکلی لاہور

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ سے حاصل کریں

(مینیجر)

عمارتی لکڑی!

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ بضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔

سٹار ٹمبر سٹور۔ ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور

پاکستان میں ایجاد ہونے والی ادویات کی کامیابیاں
ملک کے

بفضلہ تعالیٰ ہم کئی ایک پرانی اور لاعلاج امراض کے لئے اونچی طاقت کی چار خوراکی اکسیریں تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ چار خوراکی اکسیروں کو آزما کر کامیاب قرار دینے والے چند معززین کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

- جناب سید کمال یوسف صاحب مبلغ اسلام کوپن ہیگن
- جناب ملک صلاح الدین صاحب مؤلف اصحاب احمد قادیان
- جناب میجر حمید احمد صاحب کلیم ذات ربوہ پاک آرمی
- جناب مرزا محمد اسلم صاحب کرشن نگر لاہور
- جناب ملک سلیم احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ چنیوٹ
- جناب خواجہ محمد حنیف صاحب دکاندار گولبازار ربوہ

اور جناب چوہدری نور محمد صاحب چیف اکاؤنٹنٹ کریسنٹ ٹیکسٹائل لمیٹڈ لائلپور۔

بفضلہ تعالیٰ مندرجہ ذیل اکسیریں اپنی متعلقہ امراض کا مکمل علاج ہیں:۔

۱۔ اکسیر بواسیر	PILES CURE	۸۔ اکسیر چشم	EYES CURE
۲۔ اکسیر درد (جوڑوں اور اعصاب کے دردوں اور گنٹھیا کیلئے)	PAINS CURE	۹۔ اکسیر جریان گوش	OTORRHOEA CURE
۳۔ اکسیر سر درد	HEADACHE CURE	۱۰۔ اکسیر ناسور	FISTULA CURE
۴۔ اکسیر زکام (ناک سے اخراج)	COLD CURE	۱۱۔ اکسیر تبخیر	FLATULENCE CURE
۵۔ اکسیر نزلہ (حلق سے اخراج)	CATARRH CURE	۱۲۔ اکسیر درد شکم	COLIC CURE
۶۔ اکسیر دمہ (خشک دمہ)	ASTHMA CURE	۱۳۔ اکسیر سیلان الرحم	LEUCORRHOEA CURE
۷۔ اکسیر نکسیر	EPISTAXIS CURE	۱۴۔ اکسیر بانجھ پن	STERILITY CURE

ہر دوائی کے مکمل کورس (چار خوراک) کی قیمت دس روپے۔ خرچ ڈاک بذریعہ وی پی ڈیڑھ روپیہ

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ۵۔۲ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ گولبازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں، دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے
ڈاکٹر شریف احمد ڈینٹل سرجن اڈا چنیوٹ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ کی مقبولِ عام و مشہور ادویہ

تریاقِ معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال، متلی، اور قے ریاح خارج نہ ہونا۔ بار بار اجابت اور قبض کے لئے نہایت مفید زود اثر اور کامیاب و مقبول عام۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

سرمہ ہمدرد چشم

کمزوری نظر، دھند جالا پھولا، آنکھوں سے پانی بہنا۔ خارش پڑوال اور ککروں کے لئے از حد مفید ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

اکسیر پائیوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا اور مونہہ کی بدبو دور کرنے کے لئے اکسیر ہے۔

فی شیشی ایک روپیہ پچاس پیسہ

پیامِ نور

تلی اور جگر کا بڑھ جانا ضعف جگر ضعف ہضم۔ دائمی قبض اور خرابی خون، کمر درد، جوڑوں کا درد، ریح درد دل کی دھڑکن اور خون کی کمی کو دور کر کے اعصاب کو طاقت بخشتا ہے

قیمت فی بوتل چار روپیہ

مفید منجن

دانتوں کو صاف اور چمکدار، مسوڑھوں کو مضبوط اور مونہہ کو خوشبودار بناتا ہے دانتوں کی روزانہ صفائی کے لئے بہترین تحفہ

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

حبوب مفید اٹھرا

مرض اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج۔ مردہ بچے پیدا ہونا یا پیدا ہو کر مختلف امراض سے فوت ہو جانے کے لئے اکسیر ہے

قیمت فی شیشی پانچ روپے

مکمل کورس پندرہ روپے

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا ایمان سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں توجہ بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

ہمیں امید ہے کہ جملہ احباب کرام حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی رقوم جلد از جلد امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع فرمائیں گے۔

افسر امانت
تحریک جدید۔ ربوہ

نور کاجل کی شہرت اور قبولیت

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں:-

"میں خود اور میرے بہت سے عزیز نور کاجل تیار کردہ خورشید دواخانہ ربوہ استعمال کرتے ہیں۔ بہت مفید اور ٹھنڈا کاجل ہے۔ بلکہ میں تو پاکستان اور انڈیا بھی اپنے عزیزوں کو تحفۃً یہی کاجل بھجواتی ہوں۔ بچوں کے لئے بہت مفید پایا ہے"

تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

احباب سے گذارش

ہم نے نواں کوٹ ملتان روڈ پر دوائیاں بنانے کا کارخانہ شروع کیا ہے احباب کرام سے تعاون ہمدردی اور دعا کی درخواست ہے

برٹش فارمیسوٹیکل کارپوریشن ۱/۵ نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور

تسلی بخش کام

ہر قسم کی موٹر کاروں اور رکشا وغیرہ کی مرمت کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں، کام تسلی بخش، اجرت مناسب سیکنڈ ہینڈ موٹر کاروں، اور رکشا وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے بھی ہماری خدمات سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

ایم ایم آٹو ملتان روڈ لاہور

اعلان داخلہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد اسٹیٹ میں چھٹی سے دسویں جماعت تک داخلے جاری ہیں۔ حیدرآباد ڈویژن کے احمدی احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس دینی ادارہ میں داخل کرائیں۔ نصاب کی تعلیم کے علاوہ بچوں کی تربیت پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ بورڈنگ کی سہولت میسر ہے۔

محمد صدیق ایم اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول
بشیر آباد اسٹیٹ۔ تعلقہ ٹنڈو الہیار۔ ضلع حیدرآباد

دواخانہ مضمون رجسٹرڈ ربوہ کا تیار کردہ!

سرمہ مسیحائی

جملہ امراض چشم کے لئے بہترین سرمہ نہایت اعلیٰ اجزاء سے تیار کردہ۔

پیش کردہ: حکیم نذیر احمد مسرت الاطباء گولبازار ربوہ

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔
(مینیجر)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ مینیجر

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینیجر)

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

یکم اپریل تا ۷ر اپریل

(۱) گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ ——— احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ مورخہ ۳۱ر مارچ کو حضور ایدہ اللہ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے سورۃ البقرہ کی آیات ۱۲۵ تا ۱۳۰ کی تفسیر بیان کرکے تعمیر خانہ کعبہ کی ۲۳ اغراض پر روشنی ڈالی اور واضح فرمایا کہ ان اغراض کا تعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تھا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قریباً اڑھائی ہزار سال بعد ظہور میں آنا تھی۔ حضور نے ان ۲۳ اغراض میں سے پہلی پانچ اغراض کو تفصیل سے بیان فرمایا۔

۳۔ مورخہ ۳۰ر مارچ کو صبح ۸½ بجے مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا۔ جس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے ادا فرمائے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی۔ علی الترتیب مکرم صلاح محمد خان صاحب اور مکرم بشارت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا بعد ازاں مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر، محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر، مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر، مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام، حضور علیہ السلام کے رفیع الشان کارناموں اور حضورؑ کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم روحانی انقلاب پر تقاریر کیں علاوہ ازیں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری، مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر، مکرم نسیم سیفی صاحب اور مکرم ملک مبارک احمد صاحب عابد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شانِ اقدس میں اپنی تازہ نظمیں سنائیں۔ پونے گیارہ بجے قبل دوپہر دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا

۴۔ مورخہ ۲۷ر مارچ ۶۷ء تک جو حسابات کئے گئے ہیں ان کی رو سے فضل عمر فاؤنڈیشن میں اندرون پاکستان اور بیرون پاکستان سے موصول ہونے والے وعدوں کی میزان ۳۴٫۵۴٫۵۵۸ روپے تک پہنچ گئی ہے اور وصولی کی میزان ۸٫۰۳۵٫۷۸ روپے ہو گئی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔ چونکہ پہلے سال کے گزرنے میں اب ایک ماہ سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا ہے لہٰذا مکرم سیکرٹری صاحب فضل عمر فاؤنڈیشن نے احباب جماعت سے گزارش کی ہے کہ وہ وعدوں کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں تا پہلے سال کے ختم ہونے پر ان کے وعدہ کا کم از کم تیسرا حصہ ضرور ادا ہو جائے لہٰذا فضل عمر فاؤنڈیشن کے قیام کے اصل مقصد کی طرف فوری توجہ دی جا سکے۔

-؞-

صدر صاحبان مجالس موصیان کی ذمہ داری!

ایک دوست نے استفسار کیا ہے کہ مجالس موصیان کے صدر کے فرائض کیا ہوں گے؟ وضاحت کے لئے تحریر ہے کہ یہ تنظیم اغراض وصیت کو پوری طرح پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے قائم کی جا رہی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے خاص ارشاد سے اسے جاری کیا گیا ہے حضور نے ایک خطبہ جمعہ میں ان ذمہ داریوں کا ذکر فرما دیا ہے جو صدر صاحبان مجالس موصیان کے ذمہ ہیں خلاصہ یہ ہے کہ یہ تنظیم محاسبۂ نفس کے لئے ہے نیز یہ کہ خلیفۂ وقت کی طرف سے جو فرائض اس سلسلہ میں موصی صاحبان پر عائد کئے جائیں گے۔ ان کی پوری طرح تعمیل کی جا سکے۔

پس یہ تنظیم نہایت ضروری ہے اور ہر جماعت میں جہاں کم از کم دو موصی بھی ہوں مجلس موصیان کا قائم ہونا ضروری ہے انتخاب صدر کے لئے کورم سو فیصدی ہونا ہے بجز معذوروں، مسافروں اور بیماروں کے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستقبل قریب میں ان مجالس کی اہمیت نمایاں طور پر سامنے آنے والی ہے موصی صاحبان کو ذہنی طور پر آئندہ ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے حضور کے ارشاد کے مطابق تعلیم القرآن کا مستقل کام موصیوں کے کندھوں پر پڑنے والا ہے وقف عارضی کی تحریک کے سلسلہ میں بھی موصیوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے پس موصیوں کی مجالس کی یہ تنظیم بہت سی برکات کا پیش خیمہ ہے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری
صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ

پاکستان اور ممالک بیرون کی خبریں

● دمشق ۸ر اپریل۔ شام اور اسرائیل کی فضائی اور بری فوجوں کے درمیان خونریز جنگ شروع ہو گئی ہے۔ کل دونوں ملکوں کے طیاروں میں لڑائی ہوئی جس کے بعد فریقین کے ٹینک اور بھاری توپ خانے حرکت میں آ گئے۔ میدانی لڑائی بحیرہ گلیلی کے جنوب مشرقی علاقہ میں اور فضائی جنگ دمشق کے نواحی علاقہ کی فضاؤں میں ہوئی۔ اسرائیلی ترجمان نے دعویٰ کیا ہے کہ شام کے دو روسی ساختہ مگ طیارے گرا لئے گئے ہیں۔ لیکن شامی حکومت نے اسرائیل کے دعوے کی تردید کی ہے۔

اقوام متحدہ کے عارضی صلح کمیشن کے ذرائع نے بتایا ہے کہ اس سال جنوری میں اسرائیل اور شام کے درمیان جو جھڑپیں ہوئی تھیں کل کی جھڑپیں ان سے زیادہ سنگین اور شدید تھیں۔ ان ذرائع نے کہا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان سرحدی صورت حال تیزی سے بگڑ رہی ہے اور اس بات کا خدشہ ہے کہ یہ معاملہ قابو سے باہر نہ ہو جائے

● ڈھاکہ ۸ر اپریل۔ حکومت پاکستان کے چیف پارلیمانی سیکرٹری اور پاکستان مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے چیف وہپ الحاج ظہیر الدین لال میاں کل صبح کاکسز بازار میں انتقال کر گئے انہیں دل کا دورہ پڑا تھا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ ان کی میت دوپہر کو کاکسز بازار سے ڈھاکہ پہنچا دی گئی۔

کاکسز بازار کے ایس ڈی ایم نے بتایا کہ لال میاں اپنی اہلیہ پوتوں، پوتیوں اور دوسرے اہل خانہ کے ہمراہ کاکسز بازار کی ایک ساحلی سیرگاہ میں تھے کہ اچانک انہیں دل میں تکلیف محسوس ہوئی اس کے بعد وہ بیہوش ہو کر گر پڑے مرحوم کو ہسپتال پہنچایا گیا مگر وہ طبی امداد ملنے سے قبل ہی خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنّا للہ وانّا الیہ راجعون

لال میاں مرحوم ۵ر اپریل کو ڈھاکہ سے کاکسز بازار گئے تھے۔ جہاں وہ آج مسلم لیگی ورکروں سے خطاب کرنے والے تھے ان کی عمر ۶۲ سال تھی اور صحت بہت اچھی تھی ان کی وفات کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور سینکڑوں لوگ کاکسز بازار کے ہسپتال پہنچ گئے دوپہر کو بارہ بجے ان کی میت طیارے میں ڈھاکہ روانہ کر دی گئی۔

الحاج ظہیر الدین لال میاں ۳۰ر نومبر ۱۹۰۵ء کو فرید پور کے ایک ممتاز خاندان میں پیدا ہوئے انہوں نے ابتدائی تعلیم فرید پور میں اور اعلیٰ تعلیم علی گڑھ میں پائی۔

● کراچی ۸ر اپریل۔ پاکستان مسلم لیگ کے ایک ممتاز رکن میر جعفر خان جمالی کل صبح کراچی میں انتقال کر گئے۔ وہ عارضہ قلب میں مبتلا تھے اور ۲ر مارچ سے نرسنگ کلینک میں زیر علاج تھے۔ مرحوم کی عمر ۵۶ سال تھی میر جعفر خان جمالی نے جدوجہد آزادی میں بھرپور حصہ لیا۔ وہ قائداعظم کے قابل اعتماد رفقاء میں سے تھے۔ انہوں نے بلوچستان میں کانگریس کے اثر و نفوذ کو ختم کرنے اور مسلم لیگ کو مقبول بنانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔

● پیرس ۸ر اپریل۔ فرانس کی وزارت سائنسی امور نے اعلان کیا ہے کہ فرانس نے ہائیڈروجن بم بنانے کے سلسلہ میں ایک اہم قدم اٹھایا ہے اس کے [illegible] میں ایک ایٹمی ری ایکٹر نے بھاری [illegible] ہے اس پلانٹ میں جو [illegible] جا رہا ہے وہ بہت اعلیٰ قسم کا ہے [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴